REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم جمعہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۱ فتح ۱۳۳۸ ہش | ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۹۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل دن بھر اعصابی ضعف اور بے چینی کی شکایت رہی۔ اِس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۰ دسمبر بوقت دس بجے صبح
کل دن بھر حضور کو اعصابی ضعف اور بے چینی کی شکایت رہی۔ رات نیند آگئی۔ اِس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت نہایت درد و الحاح کے ساتھ اپنے قادر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ اپنے خاص فضل سے ہمارے پیارے امام کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے آمین ثم آمین

"پاکستان میں صدر آئزن ہاور کا مشن کامیاب رہا ہے"

"ہمارے نظریات میں کامل ہم آہنگی ہے" —— صدر ایوب کا بیان

کراچی ۱۰ دسمبر۔ کل صبح صدر آئزن ہاور کے کابل روانہ ہونے کے بعد زیر صدارت میں کابینہ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں صدر محمد ایوب خاں نے صدارتی کابینہ کے ارکان کو تفصیل کے ساتھ بتایا کہ صدر امریکہ سے ان کی کیا بات چیت ہوئی ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ اس اجلاس میں بعض دوسرے ضروری مسائل بھی زیر غور لائے گئے۔ اس وقت سارے مرکزی وزیر کراچی میں ہیں — اس سے پہلے کل صدر ایوب خاں نے یہ کہا تھا کہ پاکستان میں صدر آئزن ہاور اپنے مشن میں کامیاب رہے ہیں۔ ماری پور کے ہوائی اڈے پر اپنے مہمان کی روانگی سے پہلے "وائس آف امریکہ" سے انٹرویو کے دوران آپ نے کہا کہ میں خوش ہوں کہ صدر آئزن ہاور پاکستان آئے اور انہیں یہ معلوم کرنے کا موقعہ ملا کہ صدر امریکہ کیا محسوس کرتے ہیں۔ ہم نے دوستوں کی طرح آزادانہ گفتگو کی۔ میرا خیال ہے کہ تمام اہم معاملات میں ہمارے نظریات ایک سے ہیں اور یہ امر بڑا ہی حوصلہ افزا ہے۔

پاکستان میں امریکی سفیر ولیم رونٹری نے نامہ نگاروں کو بتایا میرا خیال ہے کہ پاکستان میں صدر آئزن ہاور کا مشن بڑے شاندار طریقہ سے پورا ہوا ہے ان کا سفر پاکستان بڑا ہی کامیاب ثابت ہوا ہے۔

صدر آئزن ہاور پاکستان کا چالیس گھنٹے کا دورہ مکمل کرنے کے بعد کل صبح ساڑھے سات بجے اپنے خاص طیارے کے ذریعہ عازم کابل ہوگئے۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کابینہ کے ارکان سفارتی نمائندوں۔ اعلیٰ سول اور فوجی افسروں اور ممتاز شہریوں نے انہیں ماری پور کے ہوائی اڈے پر الوداع کہی صدر امریکہ نے روانگی سے پیشتر مہمان نوازی اور شاندار استقبال کے لئے کراچی کے عوام کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے مختصر سے الوداعی پیغام میں صدر پاکستان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اب میں آپ سے رخصت چاہوں۔ میں نے آپ اور دوسرے پاکستانی لیڈروں سے جو بات چیت کی ہے وہ بڑی دلچسپ اور معلوماتی تھی۔ ہمیں امید ہے کہ اس کا دونوں ملکوں کے لئے مفید نتیجہ برآمد ہوگا۔ میرا دورہ پاکستان بہت مختصر تھا۔ میری خواہش ہے کہ میں پھر پاکستان آؤں مجھے یقین ہے کہ اگر میں پھر پاکستان آیا تو میرا ویسا ہی استقبال کیا جائے گا۔ جیسے اب ہوا اور میری مہمانداری ویسی ہی ہوگی جیسی اب ہوئی ہے۔ میں اس پذیرائی سے اس قدر متاثر ہوا ہوں کہ اس کا اظہار نہیں کر سکتا۔ بہرحال میں اس کے لئے صدر پاکستان اور پاکستانی عوام کا بیحد ممنون ہوں۔ صدر آئزن ہاور نے امید ظاہر کی کہ پاکستانی قوم صدر محمد ایوب خاں کی قیادت میں مرفہ الحالی اور فارغ البالی کی منزل مقصود تک پہنچ جائے گی۔ صدر ایوب کی حکومت عوام کو ترقی یافتہ بنانے کے سلسلہ میں جو کام کر رہی ہے۔ میں نے اسے دیکھا بھی ہے اور مجھ پر اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ حکومت کے یہ اقدامات عوام کی ترقی اور ان کی خوشحالی پر منتج ہوں گے۔ آخر میں صدر آئزن ہاور نے پاکستانی عوام اور صدر پاکستان کی کامیابیوں کے لئے دعا کی۔

لنکا کے پانچ وزراء کی برطرفی

کولمبو ۱۰ دسمبر۔ لنکا کے گورنر جنرل نے کل لنکا کی کابینہ کے پانچ ارکان کو برطرف کر دیا۔ یہ وزراء فریڈم پارٹی سے تعلق رکھتے تھے گورنر جنرل نے مسٹر سٹینلے ڈی زوئسا کو دوبارہ وزیر مقرر کر دیا وہ کچھ عرصہ قبل وزیر خزانہ کے عہدہ سے مستعفی ہوگئے تھے

سرگودھا کو چھاؤنی قرار دے دیا گیا

راولپنڈی ۱۰ دسمبر۔ وزارت دفاع کے ایک اعلان کے مطابق مرکزی حکومت نے سرگودھا کو چھاؤنی قرار دے دیا ہے۔ اس سلسلہ میں گزٹ نوٹیفکیشن کے ذریعہ سرگودھا چھاؤنی کی حدود کی صراحت بھی کر دی گئی ہے۔

دعوت ولیمہ

ربوہ ۔ مورخہ ۷ دسمبر بروز شنبہ مکرم محمد شریف صاحب اشرف پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین نے اپنے برادر نسبتی افتخار احمد صاحب ایاز آف ٹانگا مشرقی افریقہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بعض صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بہت سے مقامی احباب کے علاوہ از راہ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت میاں صاحب مدظلہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی۔ جس میں جملہ حاضرین شریک ہوئے افتخار احمد صاحب ایاز کی شادی مورخہ ۶ دسمبر کو امۃ الباسط ایاز صاحبہ بنت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل سے ہمراہ ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۰ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت آہستہ آہستہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

مبلغین اسلام کی مغربی افریقہ کیلئے روانگی

اہل ربوہ نے ریلوے سٹیشن پر پہنچکر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ربوہ ۔ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری اور مکرم جناب عبد اللطیف صاحب پریمی اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے مغربی افریقہ کے ممالک سیرالیون اور غانا تشریف لے جانے کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوگئے۔ اہل ربوہ نے بہت بھاری تعداد میں ریلوے سٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائیوں کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ اور اظہار خلوص کے طور پر انہیں بکثرت پھولوں کے ہار پہنائے۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم چوہدری شتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مبلغین کرام کو بخیریت ان کی منزل مقصود تک پہنچائے۔ اور انہیں خدمت اسلام کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے۔ آمین

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۱ر دسمبر ۱۹۵۹ء

یہ بھی ایک نیک کام ہے

ہمارے سالانہ جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی سے یقیناً دوستوں کو صدمہ ہوگا کیونکہ ہر احمدی جانتا ہے کہ سالانہ جلسہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی تاریخیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقرر کی ہوئی ہیں اور سوا بعض ناگزیر حالات کے ان تاریخوں کو کبھی تبدیل نہیں کیا گیا۔ چنانچہ آج تک ہمارا یہ عظیم دینی اجتماع تقریباً ہمیشہ انہی تاریخوں میں منعقد ہوتا آیا ہے۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان تاریخوں کی پابندی لازم قرار دی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ تاریخیں ہر لحاظ سے جلسہ سالانہ کے لئے نہایت موزوں ہیں۔۔۔۔۔۔ اعلان کی پابندی اور ان تاریخوں کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقرر کرنا ان کو متبرک بنا دیتا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت کی بناء پر ہر احمدی کا دل یہی چاہتا ہے کہ سالانہ جلسہ انہی متبرک تاریخوں میں انعقاد پذیر ہے اور ان میں تبدیلی نہ ہو۔ تاہم بعض سالوں میں ناگزیر حالات کی وجہ سے ان تاریخوں کو بادل ناخواستہ چھوڑ کر دوسری تاریخوں میں جلسہ منعقد کرنا پڑا ہے۔

اس دفعہ بھی حالات ایسے ہوگئے ہیں کہ تاریخوں میں تبدیلی کرنی پڑی ہے جیسا کہ اعلان سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے اور جیسا کہ اعلان میں بھی اس تبدیلی کی وجہ بوضاحت بیان کر دی گئی ہے کہ

"حضور نے فرمایا ہے کہ ہمارا جلسہ تو خالصتہً مذہبی جلسہ ہے لیکن چونکہ ان ایام میں بالخصوص ملک بھر میں لوگ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں مصروف ہونگے اس لئے جماعت کے مشورہ کے مطابق یہ تبدیلی منظور کی جاتی ہے۔"

اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ

"بنیادی جمہوریتوں کا قیام ملک کے آئینی نظام اور اس کی ترقی و استحکام کے حق میں ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ دیگر برادران وطن کے دوش بدوش حکومت کے اس تجربے کو جس کے ساتھ ملک کی فلاح و بہبود وابستہ ہے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔"

ظاہر ہے کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات سے ایک نہایت ضروری وطنی مفاد وابستہ ہے۔ یہ ایک نیا تجربہ ہے جو بہت غور و فکر کے بعد ہماری موجودہ حکومت کرنا چاہتی ہے اسلئے ہر احمدی کا بھی یہ فرض ہے کہ اس بہت بڑے ملکی اور وطنی تجربہ کو کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کرے۔ کیونکہ اس تجربہ سے تمام ملک و قوم کی بہبود و فلاح وابستہ ہے اور اس لحاظ سے کہ اس تجربہ سے ملک و قوم کی بہبود و فلاح وابستہ ہے اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کرنا بجائے خود ایک بہت بڑا نیکی کا کام ہے

ہمارا جلسہ تو یقیناً اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہوگا ہی اور ہمارے جلسہ سے جو برکات وابستہ ہیں وہ بفضلِ خدا ہمیں ضرور حاصل ہوں گی۔ تقریباً ایک ماہ جلسہ کا آگے جا پڑنا کئی لحاظ سے ہمارے لئے انشاء اللہ اور بھی مفید ثابت ہوگا۔

اوّل تو یہی بڑا فائدہ ہے کہ ہم ملک و قوم کو اس نئے تجربہ میں فارغ البال ہو کر مدد دے سکیں گے اور ہر طرح سے اس کو کامیاب بنانے کی کوشش کر سکیں گے

دوسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ بہت سے دوست جو دسمبر تک جلسہ میں شمولیت کے لئے تیاری نہ کر سکتے ہوں ان کو موقعہ مل جائیگا کہ وہ تیاری کر لیں

الغرض ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کے دن بھی احباب کے لئے ایک نیکی کے کام میں ہی بسر ہوں گے۔ اور یہ ایک مزید برکت ہے جو انہیں حاصل ہوں گی۔ اس لئے چاہیئے جیسا کہ اعلان میں توقع ظاہر کی گئی ہے۔ احباب بنیادی جمہوریتوں کے تجربہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری پوری کوشش سے کام لیں اور دیانت اور امانت کا ایک اسلامی نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کریں۔ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ کسی ملک کے انتخابات نہایت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور ان میں دیانت اور امانت سے کام لینا نہایت ضروری امر ہوتا ہے تا کہ صحیح لوگ منتخب ہوں جو اپنا کام دیانتداری سے اور ملک و قوم کے مفاد کے لئے کریں لہذا اگر ہماری جماعت دیانت اور امانت کا اسلامی نمونہ پیش کرے گی تو وہ ملک و قوم کے لئے بہت اچھا کام سرانجام دیگی اس طرح دوسرے لوگ بھی ان کا تتبع کرنا بہتر سمجھیں گے جس سے وہ غرض جس کے لئے بنیادی جمہوریتوں کا تجربہ کیا جا رہا ہے پوری ہوگی

قافلہ والوں کے لئے ضروری اعلان

قافلہ انشاء اللہ ۱۴ر دسمبر کو لاہور سے روانہ ہوگا

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی۔ ربوہ

جیسا کہ بار بار اعلان کیا جا چکا ہے قادیان جانے والا قافلہ انشاء اللہ ۱۴ر دسمبر بروز پیر بوقت صبح جودھامل بلڈنگ لاہور سے روانہ ہوگا۔ اس تعلق میں مندرجہ ذیل باتیں ان سب بھائیوں اور بہنوں کو ملحوظ رکھنی چاہیئے جن کا نام قافلہ میں منظور ہو چکا ہے۔

(۱) فی کس بیس روپے کرایہ آمد و رفت ادا کرنے اور اپنے حصہ کی ہندوستانی کرنسی وصول کرنے کے لئے سب اصحاب قافلہ ضرور ۱۳ر دسمبر بروز اتوار کی دوپہر تک لاہور پہونچ جائیں اور میرے دفتر جودھامل بلڈنگ (متصل رتن باغ) لاہور میں رپورٹ کریں۔ ہندوستانی کرنسی زیادہ سے زیادہ پچاس روپے فی کس تک مل سکتی ہے جس کے مقابل پر حسبِ قانون پاکستانی روپیہ ادا کرنا ہوگا۔

(۲) قافلہ انشاء اللہ ۱۴ر دسمبر کی صبح کو لاہور سے آٹھ ساڑھے آٹھ بجے روانہ ہوگا۔ اسلئے خواہ کوئی بھائی بہن جودھامل بلڈنگ میں ٹھہریں یا کسی اور جگہ ٹھہریں انہیں لازماً لاریوں میں سیٹ حاصل کرنے کے لئے ۱۴ر دسمبر کی صبح آٹھ بجے جودھامل بلڈنگ (بالمقابل رتن باغ) لاہور میں موجود ہونا چاہیئے تاکہ آخری پڑتال کے بعد انہیں لاریوں میں ترتیب وار بٹھایا جا سکے۔

(۳) لاہور میں ہی قافلہ والوں کو ان کے پاسپورٹ اور ویزا تقسیم کئے جائینگے

(۴) قافلہ کے امیر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ہوں گے۔ جن کی امداد کے لئے بعض نائب امیر بھی مقرر کئے جائیں گے۔ سب اہل قافلہ کو امیر کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنا چاہیئے۔ فقط والسلام

(مرزا بشیر احمد ربوہ ۹/۱۲/۵۹)

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

تعلیم یافتہ اور معزز طبقہ میں احمدیت کا اثر و نفوذ، احمدیت کے لٹریچر کا گہرا اثر

ملاقاتیں اور تبلیغی سفر

احمدیہ مسلم مشن ممباسہ کی سہ ماہی رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۱۹۵۹ء

از مکرم مولوی عبد الکریم صاحب شرما انچارج ممباسہ مشن بتوسط وکالت تبشیر

کینیا کا ساحلی علاقہ پروٹکٹوریٹ ہے۔ سلطان آف زنجبار سے انگریزوں نے لیز پر لیا ہوا ہے۔ اسلام سب سے پہلے یہاں خلیفہ عبد الملک کے عہد میں آیا۔ جبکہ عمان کے عرب جنہوں نے عبد الملک کے خلاف بغاوت کی تھی شکست کھا کر یہاں بھاگ آئے اور پاٹے (Pate) کے قریب آباد ہوئے بعد ازاں عربوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ مختلف گروہ آئے جنہوں نے ساحل کے ساتھ ساتھ بستیاں آباد کیں۔ انگریزوں کی آمد سے قبل عرب مشرقی افریقہ کے سیاہ و سفید کے مالک سمجھے جاتے تھے۔ انگریزوں کے تسلط کے ساتھ ان کا اقتدار ختم ہوا۔ افریقہ کی تحریک آزادی سے متاثر ہو کر پروٹکٹوریٹ کے عربوں میں بھی بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ گزشتہ دنوں سلطان کی سالگرہ عربوں نے یہاں خاص اہتمام سے منائی۔ ان کی درخواست پر زنجبار سے شاہی خاندان کا ایک شہزادہ اس موقعہ پر سلطان کی نمائندگی کے لئے ممباسہ آیا۔ ان کے اعزاز میں جو Recepption دی گئی۔ اس میں خاکسار بھی مدعو تھا۔ شہزادہ سے ملاقات ہوئی اپنے مشن سے ان کو متعارف کیا۔ جیسا کہ زنجبار کے شاہی خاندان کا طریق ہے بڑے تپاک اور گرمجوشی سے ملے۔ میں نے انہیں لٹریچر بھی بھجوایا۔

تبلیغ بذریعہ ملاقات

عرصہ زیر رپورٹ میں چیدہ چیدہ لوگوں سے ۸۰ ملاقاتیں کیں۔ تعلیم یافتہ عرب نوجوان خصوصیت سے زیر تبلیغ رہے کئی عرب نوجوان دار التبلیغ میں آتے ہیں۔ اور مطالعہ کے لئے لٹریچر لے جاتے ہیں۔ بعض احمدیت کی صداقت کے قائل ہیں۔ جب آتے ہیں نمازیں ہمارے ساتھ پڑھتے ہیں۔ عرب سیکنڈری سکول کے ایک طالب علم اور دو دوسرے عرب نوجوان جو ایک فرم میں کلرک ہیں۔ مجھ سے تفسیر القرآن پڑھتے رہے۔ یہ تینوں اپنے اپنے حلقہ میں احمدیت کی تبلیغ کرنے میں میرے ممد و معاون ہیں۔

یہاں کے دستور کے مطابق عصر کے بعد حلقہ احباب کی صورت میں عرب لوگ جمع ہو کر بیٹھتے ہیں اور روزمرہ کے واقعات پر گفتگو ہوتی ہے۔ خاکسار بھی اکثر ایسی مجالس میں جا بیٹھتا ہے۔ لوگ دینی سوالات پوچھتے ہیں اور احمدیت کے خصوصی مسائل پر دوستانہ رنگ میں گفتگو ہوتی ہے۔ اور آہستہ آہستہ احمدیت کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو رہی ہیں چنانچہ تعلیم یافتہ طبقوں میں اب احمدیت کی تائید

اور رسائل میں آوازیں اٹھتی ہیں۔ پچھلے ہفتہ "ممباسہ ٹائمز" میں جو یہاں کا مؤقر انگریزی جریدہ ہے۔ ایک معزز عرب نے جو میونسپل کونسلر ہیں۔ اور لیجسلیٹو کونسل کے عارضی ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ ایک مقالہ لکھا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ ایک ہزار سال سے زائد عرصہ ہوتا ہے کہ ہم مشرقی افریقہ کے ساحل پر آباد ہیں۔ ہم کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے یہاں آکر کیا کیا قرآن کریم

اسلام کی اہم ترین کتاب ہے۔ سنی اور شیعہ دونوں فرقے بتائیں کہ اس مقدس کتاب کو لوگوں کے قریب الفہم بنانے میں انہوں نے کیا کوشش کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ ہم اسی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ ہم سب سے اچھے مسلمان ہیں سیدھے جنت میں جائیں گے۔ اور دوسرے فرقوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ ہم سے کہیں بڑھ کر اچھا کام کر رہے ہیں۔ پھر وہ احمدیت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ کہ اگرچہ تحریک احمدیت اور دوسرے فرقوں کے درمیان بعض بنیادی اختلاف ہیں۔ لیکن جس اولوالعزمی اور تنظیم کے ساتھ یہ جماعت صرف یہاں افریقہ میں۔ بلکہ دنیا کے اور بھی بہت سے ممالک میں سرگرم عمل ہے۔ اس پر ہر شخص کو انہیں خراج تحسین ادا کرنا پڑتا ہے۔ ۲۵ سال سے کم عرصہ میں انہوں نے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع کر دیا ہے۔ بلکہ اب انہوں نے کیکویو زبان میں بھی ترجمہ مکمل کر لیا ہے۔ پھر جو لوگ ان کی جماعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے پاکستان میں ان کے مرکزی تعلیمی درسگاہوں کے دروازے کھلے ہیں کئی طلباء وہاں تعلیم پاتے ہیں۔

عربوں کے علاوہ افریقن عیسائی حلقوں میں بھی تبلیغ جاری رہی۔ میونسپل اور سرکاری

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی

اب جلسہ انشاء اللہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری کو ہوگا

جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کی بجائے جلسہ سالانہ انشاء اللہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ہوگا حضور نے فرمایا ہے ہمارا جلسہ تو خالصتہً مذہبی جلسہ ہے لیکن چونکہ ان ایام میں بالخصوص ملک بھر میں لوگ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں مصروف ہونگے اس لئے جماعت کے مشورے کے مطابق یہ تبدیلی منظور کی جاتی ہے۔

بنیادی جمہوریتوں کا قیام ملک کے آئینی نظام اور اسکی ترقی و استحکام کے حق میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ دیگر برادران وطن کے دوش بدوش حکومت کے اس تجربے کو جس کے ساتھ ملک کی فلاح و بہبود وابستہ ہے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

ان استثنائی حالات میں حضور ایدہ اللہ تعالے نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی مقرر فرمائی ہے۔ اب انشاء اللہ جلسہ سالانہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل ربوہ کی صاحبزادی عفت آرا بیگم بی۔اے بی۔ٹی کی تقریب رخصتانہ لاہور میں عمل میں آئی۔ ان کا نکاح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے گذشتہ سال ربوہ میں مکرم محمد احمد صاحب حامی ایم ایس سی منیجر حسنی بناسپتی مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ چٹاگانگ مشرقی پاکستان کے ہمراہ پڑھا تھا۔ تقریب رخصتانہ میں مکرم جناب قریشی افضال احمد صاحب نے دعا کرائی۔ برات اسی روز لاہور سے بذریعہ بس ربوہ واپس پہنچ گئی۔

دوسرے روز یعنی مورخہ ۶ دسمبر بروز اتوار ربوہ میں مکرم حامی صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں بعض بزرگان سلسلہ اور بعض دیگر مقامی احباب شریک ہوئے دعوت طعام کے اختتام پر حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر طرح خیر و برکت اور رحمت و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

کوارٹروں میں جا کر عیسائیوں کو تبلیغ کی۔ اور ان کو لٹریچر دیا۔ مسلم انسٹی ٹیوٹ کے زیر تبلیغ طلبہ کو بھی تقا رہا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

ہمارا لٹریچر خدا تعالے کے فضل سے مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ خصوصیت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین (متعنا اللہ بطول حیاتہ) کی تصانیف اپنے اثر اور افادیت کی وجہ سے سنجیدہ اور محقق طبقہ کی توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ پچھلے دنوں مرکز سے آمدہ لٹریچر "خطاب الجلیل" جو اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ ہے" اور "من ھو الاحمدی" رسالہ جو کشتی نوح کے اقتباسات کا عربی ترجمہ ہے۔ یہاں عربوں میں تقسیم کیا۔ ایک عرب واعظ ملنے آئے کہنے لگے ان کتب میں ایسے نادر اور پر معارف مضامین ہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ خدا تعالے کی خاص تائید کے بغیر نہیں لکھے جا سکتے کہنے لگے بعض مضامین کو میں نے ازبر کر لیا ہے اور عربی مجالس میں سناتا ہوں تو مؤثر پاتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی اور کشتی نوح کے کئی صفحات زبانی سنائے۔ ایک احمدی نوجوان جو اس وقت پاس بیٹھے تھے ریں نے ان کو کہا۔ دیکھو حضرت اقدس نے جن کے لئے یہ تعلیم لکھی ہے ہم کو تو اسے ازبر کرنے کا خیال نہ آیا۔ لیکن ان کی قدر شناسی دیکھو کس محنت سے اسے یاد کیا ہے۔ کہنے لگے حضرت احمد کی کوئی اور کتاب ہو تو دیں۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ ان کو مطالعہ کے لئے دیا گیا۔

شیخ عبد الرحمن خالد ایک اور عمر دوست اور فلسطین عرب نوجوان ہیں۔ نو تعلیم یافتہ بھی ہیں۔ مقامی ریڈیو پر دینیات کا پروگرام نشر کرتے ہیں پہلے احمدیت کے متعلق مخالفانہ رائے رکھتے تھے دو تین دفعہ ان سے اختلافی مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ایک دن میں نے ان کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" دی۔ واپس لائے تو کہنے لگے۔ بے نظیر تصنیف ہے۔ مجھے اور لٹریچر دو۔ حضرت امیر المومنین کی تصنیف

Ahmadiyyat or the True Islam

لے گئے۔ پھر اور شوق بڑھا تو انگریزی تفسیر القرآن کی جلد اول لی۔ اسے ختم کر کے جلد دوم مانگی۔ کہنے لگے مجھے افسوس ہوتا ہے کہ یونہی وقت ضائع کیا۔ جب دیکھتا ہوں کہ قرآن کریم کا علم اس وقت ربوہ میں ہے۔ کاش میں وہاں پڑھنے کے لئے جا سکتا۔ ریں نے لٹریچر دیتے ہوئے کہ مجھے عربی اور انگریزی لٹریچر منگوا دیں اب اپنے حلقہ احباب میں احمدیت کی پر زور تائید کرتے ہیں۔

ممباسہ ٹائمز کے ایک ایڈیٹر جو انگریزی اخبار کے رپورٹر کے ہمراہ ایک دن ملنے آئے کہنے لگے عرب خواتین کے حق رائے دہندگی کے متعلق لیجسلیٹو کونسل میں بل پیش ہے۔ بعض عرب حلقے مخالف ہیں کہ عورتوں کو یہ حق نہیں ملنا چاہیئے۔ اس پر میں ایڈیٹوریل لکھنا چاہتا ہوں۔ اسلامی نقطہ نگاہ معلوم کرنے آیا ہوں۔ میں نے ان کو بتایا کہ اسلام عورتوں کے حق رائے دہندگی کے خلاف نہیں ہے۔ پاکستان اور دوسرے بہت سے اسلامی ممالک میں خواتین بھی ووٹ دیتی ہیں اور پردہ کی پابندی سے دیتی ہیں۔ اسلام نے جو حقوق عورت کو دیئے ہیں اس پر ان سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ قرآن کریم کے بعض حوالے بھی دیئے۔ کہنے لگے میں تفسیر القرآن ساتھ لے جاتا ہوں۔ شاید میں ایڈیٹوریل میں کوئی آیت درج کر دوں ایک ماہ کے بعد قرآن کریم واپس لائے میں گھر پر نہ تھا۔ دوبارہ آئے تو کہنے لگے۔ قرآن تو میں واپس کر گیا تھا۔ لیکن میں آپ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرنا چاہتا تھا۔ کہنے لگے میں عیسائی پیدا ہوا۔ بچپن میں Sunday School بھی جاتا تھا لیکن جب بڑا ہوا تو عیسائیت کے بعض اعتقادات مجھے غیر معقول معلوم ہوئے۔ اس وجہ سے عمومی طور پر مذہب کے بارے میں میرے خیالات اچھے نہ تھے اعتقادات کو چھوڑ کر صرف اخلاقی حد تک مذاہب کی تعلیم کو میں قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔ ایک وقتی ضرورت کے لئے میں آپ سے قرآن کریم لے گیا تھا اسے پڑھنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن دفتر جا کر جب میں نے اسے کھولا تو دیباچہ پر نظر پڑی۔ تھوڑا سا پڑھا۔ مجھے معقول نظر آیا۔ خیال ہوا کہ فرصت کے وقت اسے دیکھوں گا۔ اب ختم کر کے لایا ہوں۔ کہنے لگے مصنف نے دیباچہ نہایت قابلیت سے لکھا ہے۔ مجھے خیال نہ تھا کہ کسی مذہب کے معتقدات پر ایسی معقولیت سے بحث ہو سکتی ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اسلام عیسائیت کی نسبت کہیں بہتر مذہب ہے میں نے کہا آپ پسند کریں تو میں آپ کو اسلام کے متعلق اور لٹریچر دوں ہنس کر کہنے لگے مسلمان تو شاید میں نہ ہو سکوں گا۔ میں نے کہا مجھے تو مایوسی نہیں ہے۔ آخر دیباچہ نے اپنا کام کیا ہے۔ خدا تعالے جب آپ کو کھینچ لانا چاہے گا تو مجھے یقین ہے آپ مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ ہنس کر کہنے لگے بہت اچھا انہیں مصنف کی جنہوں نے دیباچہ لکھا ہے کوئی کتاب موجود ہے تو دیں ضرور پڑھوں گا۔ ڈاک کے ذریعہ مختلف مقامات پر لٹریچر بھجوایا گیا۔ (باقی)

ایک عظیم قربانی

(از مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید)

تحریک وقف جدید ابھی اپنے ابتدائی دور سے میں سے گذر رہی ہے اور مالی لحاظ سے تمام جماعتی تحریکات میں سے غریب ترین تحریک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگرچہ معلمین کی طرف سے کثرت سے مطالبات موصول ہوتے ہیں کہ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ کتب مہیا کی جائیں تاکہ ہم خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسروں تک بھی انہیں پہنچائیں۔ مگر دفتر اپنے مالی حالات کو دیکھتے ہوئے نہایت افسوس کے ساتھ ان کی اس خواہش کو پورا کرنے سے معذوری کا اظہار کر دیتا ہے۔ مزید افسوس یہ ہوتا ہے کہ وقف جدید کے معلمین کو خود اتنا قلیل گذارہ ملتا ہے کہ وہ بمشکل زندہ رہ رہے ہیں۔ کجا یہ کہ وہ اس میں سے کچھ رقم پس انداز کر کے خرید کتب پر صرف کر سکیں۔ ان حالات کے پیش نظر میں نے الفضل میں یہ تحریک کی تھی کہ حضور علیہ السلام کے کلام سے محبت رکھنے والے دوست آگے آئیں اور وقف جدید کی مد اشاعت لٹریچر میں عطیہ جات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ (اشاعت لٹریچر وقف جدید کے نام کی ایک مد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں کھلوا دی گئی ہے۔)

اس اعلان کے بعد میں بڑے شوق سے منتظر رہا کہ دیکھیں پہلے کون آگے آتا ہے۔ لیکن میرے تعجب کی انتہا نہ رہی جب مجھے وقف جدید کے ایک معلم کا کارڈ ملا جس میں لکھا تھا کہ اس تحریک کو پڑھ کر میرا دل پگھل گیا۔ مگر افسوس ہے کہ مجھے زیادہ کی استطاعت نہیں۔ میرے الاؤنس میں سے دو روپے کٹوا کر اس میں جمع کروا دیئے جائیں۔ میں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے وہ اپنے الاؤنس میں سے جو صرف پچاس روپے ہے ۱۴/۱۰ روپے بحساب چندہ وصیت و جلسہ سالانہ بھی وضع کروا چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ تحریک جدید اور وقف جدید میں بھی شامل ہیں۔ میں نے سوچا کہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی ایک عالی شان معجزہ ہے کہ جماعت کے غریب ترین مخلصین بھی مال کی محبت سے غنی ہیں اور اپنی بنیادی ضرورتوں کو بھی نظر انداز کر کے دین کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کرتے اور پھر بھی یہ غم انہیں کھا رہا ہے کہ ابھی انہیں خدمت کی توفیق نہیں ملی۔ ویؤثرون علٰی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ۔ اور مجھے خیال آیا کہ بظاہر ایک حقیر سی رقم بعض اوقات اپنی عظمت کے لحاظ سے کس قدر وسعت اختیار کر جاتی ہے اور ایک چھوٹی نظر آنے والی قربانی اتنی بلندیوں تک پہنچ جاتی ہے کہ عرش کے پائے چومنے لگتی ہے۔ خدا جانے کتنی بڑی نظر آنے والی قربانیاں خدا کی نظر میں ان دو روپے کے سامنے بے حقیقت ہوں گی۔ وما توفیقنا الا باللہ۔

(ناظم تعلیم وقف جدید)

شکریہ احباب

میری والدہ محترمہ کی وفات پر بھارت اور پاکستان کے بزرگوں۔ دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے کثرت سے اس عاجز کے نام اظہار ہمدردی اور تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں چونکہ فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہوں اس لئے بذریعہ اخبار الفضل تعزیت فرمانے والے احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد حفیظ بقاپوری ایڈیٹر بدر قادیان)

ولادت

ملک فضل دین صاحب کارکن دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اللہ تعالے نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواستہائے دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آتی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے اسے صحت عطا فرمائے اور میری جملہ پریشانیاں دور کرے۔ آمین

(صفدر علی خان۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

(۲) میری ہمشیرہ نسیم اختر کو پھر دوبارہ بخار ہونا شروع ہو گیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

(محمد یسین۔ ربوہ)

ریڈرز ڈائجسٹ کا ایک مضمون

جنوبی افریقہ میں نسلی کشمکش کا جائزہ

ترجمہ از مکرم فضل الہٰی صاحب انوری بی۔ ایس۔ سی شاہد مقیم سویڈرو غانا مغربی افریقہ

جنوبی افریقہ کی سفید فام نسل میں (جن کی تعداد چار کے مقابلہ میں ایک ہے) یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگیوں کی خاطر جدوجہد کر رہے ہیں۔ تیس لاکھ کی اس اقلیت کو جو ۹٫۶۰۰٫۰۰۰ سیاہ فام افریقی (تقریباً ۴۵۰٫۰۰۰) ایشیائی اور ۱٫۴۰۰٫۰۰۰ مخلوط نسل کے لوگوں کے اندر بس رہی ہے یہ خدشہ لاحق ہے کہ اگر مساوی حقوق سے ملتی جلتی ذرہ بھر بھی کوئی چیز غیر سفید اکثریت کو دی گئی۔ تو وہ سیاسی۔ معاشی بلکہ ہر لحاظ سے مغلوب ہو جائیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت ایک ایسے سوچے سمجھے ہوئے لائحہ عمل پر کمربستہ ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ سفید نسل کے تفوق کو مضبوطی سے قائم کیا جائے اور جو تھوڑا بہت نسلی اختلاط باقی ہے اسے ہمیشہ کے لئے ختم دیا جائے۔ جنوبی افریقہ بھر کے ۱۴٫۵۰۰٫۰۰۰ باشندوں کی نسلی جماعت بندی کا کام جاری ہے اور جب ایک بار کسی شخص کی جماعتی حیثیت قائم کر دی گئی تو اسے اور اسکی اولاد کو ہمیشہ کے لئے اس نسلی چار دیواری کے اندر رہنا ہوگا حدود مقرر اور استوار ہونے پر ایک نسل کلی طور پر دوسری نسل سے جدا ہو جائے گی۔

نسلی امتیاز کی تیز رفتاری

افریقہ میں کسی اور علاقے کے برعکس سفید لوگ اس یونین میں کوئی ۳۰۰ سال قبل آباد ہوئے ہیں۔ اور اس وقت ان کی دس نسلیں گذر چکی ہیں اور اگر حالات پیچیدہ ہوئے تو ان کا کہیں اور ٹھکانہ نہیں ہوگا۔ چنانچہ آخری انتخابات میں (ووٹ دینے کا حق صرف سفید لوگوں کو ہی حاصل ہے) قومی پارٹی جو مکمل نسلی انفصال (Apartheid) کے حق میں ہے بڑی بھاری پارلیمانی اکثریت کے ساتھ برسر اقتدار آئی۔ ۱۵۶ میں سے ۱۰۳ نشستیں حاصل ہوئیں۔ اتحادی پارٹی کو جو کسی قدر زیادہ "لبرل" خیال کی جاتی ہے۔ مگر وہ بھی شدید قسم کی نسلی حد فاصل کے قیام کی حامی ہے ۵۳ نشستیں حاصل ہوئیں۔ جبکہ نئی ڈائیڈ لبرل پارٹی کو جو نسلی اختلاط کے حق میں ہے ایک نشست بھی حاصل نہ ہوئی۔

نسلی امتیاز کو اور زیادہ مضبوط کرنے میں حکومت کے نئے وزیر اعظم ڈاکٹر ہینڈرک وروورڈ کی جو گذشتہ ستمبر سابق وزیر اعظم جوہانس سٹریڈم کی وفات کے بعد قومی پارٹی کی طرف سے منتخب ہوئے مکمل تائید حاصل ہے۔ ڈاکٹر وروورڈ دوستوں میں ایک "فدائی انسان" اور دشمنوں میں "متعصب" خیال کئے جاتے ہیں۔ مگر ایک بات میں ہر دو گروہ متفق ہیں کہ ڈاکٹر وروورڈ جیسا قوی العزم ہر قسم کے امکانی حالات کے درمیان نسلی امتیاز کو اپنے پیرانہ سال پیشرو سے تیز تر اور دور تر لے جائے گا۔ اگر کچھ نہ بھی ہو تب بھی جنوبی افریقہ کا ملک دنیا بھر میں سب سے زیادہ نسلی امتیاز کا تختۂ مشق بنا ہوا ہے جوہانسبرگ میں نہ صرف بسیں ٹرام کاریں۔ ہوٹل سینما گھر اور ہسپتال جدا جدا ہیں بلکہ اکثر پبلک عمارتوں میں رنگین لوگوں کے لئے علیحدہ دروازے اور سیڑھیاں ہیں۔ سمندر کے کنارے سے جنوبی افریقہ کی مختلف نسلوں کے لوگوں کے لئے بنی ہوئی پبلک سیرگاہوں اور نہانے کی جگہوں کے درمیان ۵۰۰ گز چوڑے امتناعی قطعات ہیں۔

مخلوط سکولوں کا تصور کبھی زیر بحث آیا ہی نہیں۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ صرف ایک جگہ ایسی ہے جہاں نسلی امتیاز واقعی ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اور وہ ہے کھانہ مالی۔ غیر سفید لوگوں کا تجارتی دوکانوں اور محلات میں بھی خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

سونے کی بستی

جنوبی افریقہ کا وہ شہر جہاں نسلی الجھنوں کا دباؤ سب سے زیادہ ہے جوہانسبرگ ہے جدید طرز کا برترقی یافتہ اور آسودہ حالی شہر جو ملک کا صدر مقام بھی ہے افریقی قبائلی لوگوں کی آماجگاہ اور گویا "سونے کی بستی" ہے۔ اس کی دولت۔ اس کی چمک دمک اس کی چہل پہل ان کی کشش کا باعث ہے۔ اور داخلے پر باوجود شدید قسم کی پابندیوں کے شہر کی کالی آبادی (Bantu) سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ اعداد و شمار کے مطابق ان کی تعداد ۵۵۰٫۰۰۰ تھی۔ اس کے بالمقابل سفید فام لوگوں کی تعداد ۴۰۰٫۰۰۰ اور دوسری نسل والوں کی ۷۵٫۰۰۰ تھی۔

حکومت کالوں کے لئے بڑی سرعت کے ساتھ مکانات تعمیر کر رہی ہے۔ پھر بھی سپلائی مانگ سے کم ہی رہتی ہے اور تمام ادھر ادھر جگہوں پر کالے لوگوں کی جھونپڑیاں دکھائی دیتی ہیں۔ تربیت کی کمی اور سفید مزدور انجمنوں اور حکومت کی طرف سے رکاوٹ کے باعث جوہانسبرگ کے سیاہ فام ادنیٰ ترین ملازمتوں کے اندر ہی محصور رہتے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق کالوں کے ۷۰ فیصد خاندانوں کی آمدنیاں "لازمی قلیل ترین" شرح سے بھی نیچے ہیں۔

جرائم کی رفتار زیادہ گنجان حصوں میں دنیا میں سب سے زیادہ نہیں تو زیادہ ترین میں سے ضرور ہے۔ قتل تو ناقابل التفات حد تک معمول بن چکا ہے ۱۹۵۵ء میں یعنی وہ نزدیک ترین سال جس کے اعداد و شمار دستیاب ہو سکے ہیں۔ قتل کی ۵۹۰ وارداتیں ہوئیں۔ پولیس کے ایک کرنل کا کہنا ہے کہ جب سورج غروب ہوتا ہے تو پھر دیسی آبادی میں کوئی قانون نہیں۔ بس طوائف الملوکی پھوٹ پڑتی ہے۔ جرائم اس درجہ تک پہنچ گئے ہیں کہ حکومت کو اپنی پرانی قائم کردہ پالیسی کو توڑنا پڑا ہے یعنی کالی پولیس کے چیدہ چیدہ افراد کو بندوقیں جاری کرنا۔ اس صورت میں بھی ان پولیس کے آدمیوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود حفاظتی کی خاطر تین تین یا چار چار کی ٹولیوں میں چلیں جوہانسبرگ کے سفید فام بھی سیاہ فام افریقنوں کی دہشت سے لرزاں ہیں۔ نقدی لے جانے والے گورے ملازمین کو دن دہاڑے لوٹ لیا جانا روزمرہ کی واردات ہیں۔ کئی سفید گھرانوں میں بھی ڈاکہ پڑ چکا ہے۔ اس کے بچاؤ کے لئے سفید فاموں نے ۱۰۰٫۰۰۰ ہتھیاروں کے لائسنس حاصل کر لئے ہیں۔ گویا شہر بھر میں اوسطاً ہر چار سفید آدمیوں کے لئے (بشمولیت عورتوں اور بچوں کے) ایک ہتھیار ہے۔

پاس بکیں اور کرایہ کے آدمی

اندریں حالات سیاہ فام افریقنوں کی زندگی ایک قسم کی ہنڈیا اور چولھے کا تماشا بن چکی ہے۔ ایک کالے مدرس کا کہنا ہے کہ غنڈوں سے چھوٹے تو داخلے کے قوانین اور پولیس سے دوچار ہوئے۔

سفید لوگ کہتے ہیں کہ داخلے کے قانون ضروری ہیں تاکہ جوہانسبرگ اور دوسرے شہروں کو ایسے ناتجربہ کار قبائلی لوگوں کے ہجوم سے پاک رکھا جائے جو سوائے اسکے کہ جرائم کی رفتار اور دوسری سماجی مشکلات میں اضافہ کریں اور کچھ نہیں کریں گے۔ اس قانون کے مطابق جنوبی افریقہ کے ہر فرد کے پاس ایک شناختی کارڈ کا ہونا ضروری ہے سیاہ فام آدمی کے لئے اس میں ایک خاص اجازت نامہ جوہانسبرگ کے گرد کالی آبادی میں رہنے کی غرض سے ہونا چاہیئے۔ اسی طرح ایک پاس شہر کے اندر آکر کام کرنے کے لئے اور ایک اور اس صورت میں کہ اگر رات شہر کے اندر بسر کرنا چاہے۔ ہر ماہ اس کالے کارندہ کا مالک اسکے کارڈ کی تصدیق کرے گا۔ اگر کوئی افریقی اپنے کارڈ کو گھر پر چھوڑ آئے یا اس کے کسی اجازت نامے میں کوئی سقم ہے تو وہ گرفتار کیا جا سکتا ہے۔ اجازت ناموں کی چیکنگ تقریباً روزانہ ہوتی ہے۔ خلاف ورزی کی سزا عموماً چار پونڈ جرمانہ ہے یعنی اکثر کالوں کے آدھے ماہ کی مزدوری اور یا دو ہفتوں کے لئے جیل کی ہوا۔

بعض گرفتار شدہ عدالت میں نہیں آنے پاتے کوئی افسران کو تھانہ میں ہی مل جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وہ تین ماہ یا زیادہ یعنی چھ ماہ تک کسی گورے کے کھیت میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں تو ان پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ اس "باہمی سمجھوتے" کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ خلاف ورزی کرنے والا بس غائب ہو جاتا ہے اور اسکے بال بچوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کہاں چلا گیا۔

کام کرنے کے عوض خلاف ورزی کرنے والے کو چار پنس فی گھنٹہ کے حساب سے ملتے ہیں۔ ایسے اخراجات مثلاً اسکے کپڑوں پر اور تھانہ سے کھیت تک لے جانے کا خرچ بعض اوقات اس کی مزدوری میں سے کاٹ لئے جاتے ہیں۔ بعض کالے میعاد کے خاتمے پر یہ دیکھتے ہیں کہ ان کے ذمہ مالک زمین کا بقایا ہے جس کی ادائگی کے لئے انہیں نیا ٹھیکہ کرنا پڑتا ہے۔

(باقی)

قومی اغراض
اور
انکی اہمیت

ذاتی مصلحتیں، برادری اور رشتہ داریاں قومی اغراض پر قربان کی جاسکتی ہیں۔ یونین اور شہری کونسلوں کے انتخابات میں بلالحاظ مصلحت برادری اپنے صحیح نمائندوں کو ووٹ دیجئے۔

پروگرام بھرتی پاکستان نیوی

ماہ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء

تاریخ	مقام	جگہ بھرتی	وقت بھرتی	کیفیت
۱- ۲۸ جنوری	سرگودھا	دفتر بھرتی	آٹھ بجے صبح	
۲ جنوری	نوشہرہ	سول ریسٹ ہاؤس	-//-	
۳ جنوری	خوشاب	-//-	-//-	

معیار بھرتی

انٹری	قد	وزن پونڈ	چھاتی	عمر سال	تعلیم
ڈائریکٹ انٹری	۵'-۴"	۱۱۵	۳۲"-۳۴"	۱۷ تا ۲۱	میٹرک سائنس کیساتھ ٹیکنیکل کیلئے
	۵'-۶"	۱۱۵	۳۲"-۳۴"	-//-	(مڈل) لانگری، خدمتگار اور دھوبی کیلئے
بوائز انٹری	۵'-۰"	۹۷	۲۸"-۳۰"	۱۵	۸ جماعت پاس
	۵'-۲"	۱۰۳	۲۹"-۳۱"	۱۶	
	۵'-۴"	۱۰۸	۳۰½"-۳۲½"	۱۷	
	۵'-۴"	۱۱۵	۳۲"-۳۴"	۱۸	

۱- ہر امیدوار کے ساتھ والد یا سرپرست کا آنا ضروری ہے۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ ہمراہ لاویں۔

۲- تمام آنریری اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسروں، آنریری ہیلپروں اور ایف آروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنے علاقہ میں نیوی کی بھرتی کے پروگرام کی مشتہری کرائیں۔

جاری کردہ:- اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر صاحب سرگودھا۔

ربوہ میں ہفتہ صفائی

شعبہ وقار عمل کی سکیم کے مطابق ربوہ میں امسال دو بار ہفتہ صفائی منایا جائیگا۔ پہلا ہفتہ ۱۰ دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مکرم قائد صاحب ربوہ کو اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ لہٰذا ربوہ کے جملہ خدام اور عہدیداران حلقہ جات خدام الاحمدیہ سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں ان سے پورا پورا تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اور اس ہفتہ کو کماحقہٗ کامیاب بنانے کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں گے تاکہ جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں شمولیت اختیار کرنے والے احباب کو کسی جہت سے کوئی تکلیف نہ ہو۔

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرار داد تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ دار الصدر غربی ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کی بڑی دختر صاحبہ کی بے وقت وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ وہ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ اور ان کے معصوم بچے کا بھی حافظ و ناصر ہو۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

(سیکرٹری)

ولادت } میری بھانجی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲۱ نومبر کو دوسرا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ نومولود عبد الرشید صاحب کا لڑکا اور عبد الرحیم صاحب مرحوم راجپور کا نواسہ ہے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے عبد الرحیم اسماعیل نام رکھا ہے۔ احباب جماعت دعا فرما دیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔ اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین ثم آمین۔

(محمود احمد سعید ربوہ)

تحریک جدید کا سال نو — دو احمدی بہنوں کے قابل تقلید نمونے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے تحریک جدید سال نو کا اعلان یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو فرمایا اور توجہ دلائی کہ

(۱) اپنا وعدہ لکھوائیں۔

(۲) اپنے شہر کے تمام احمدیوں سے وعدہ لکھوائیں۔

(۳) اپنے چندوں کو بڑھاؤ۔ اور خدا کی رحمت کو کھینچو۔

(۴) جتنا چندہ دو گے اس سے ہزاروں گنے زیادہ تمہیں ملے گا۔

(۵) خدا تعالیٰ آپ کے مالوں میں برکت دے گا۔ اور جماعت کو بھی بڑھائیگا۔

(۶) تا دنیا کے چپہ چپہ میں مبلغ بھیجے جا سکیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے۔

چونکہ ہر مرد۔ ہر عورت اور ہر بچے کو اس کار خیر میں شامل کر کے مستحق ثواب بنانا ضروری ہے اس لئے جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں کیا۔ انہیں فوراً وعدہ کر دینا چاہیئے۔

بعض بہنوں نے نہایت عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ دو کی مثال درج ذیل ہے۔

اوّل:- جہلم کی ایک نہایت بزرگ بہن ہیں۔ جن کے پاس صرف ایک ہی طلائی انگوٹھی تھی۔ انہوں نے وہ انگوٹھی بھی چندہ میں دیدی۔

دوم:- ایک خاتون نے اوکاڑہ سے لکھا کہ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت کے پیش نظر اس وقت ضرورت ہے کہ ہم اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے لکھوائیں۔ تا حضور کی زیر ہدایت اکناف عالم میں نہایت اطمینان سے اشاعت اسلام کا کام کیا جا سکے۔ اس لئے گزشتہ سال ان کا وعدہ -/۱۶۰ روپیہ تھا اس مرتبہ دُگنا -/۳۲۰ روپیہ کر دیا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے اس ارشاد کو مدنظر رکھیئے۔ "تحریک جدید در حقیقت نام ہے۔ اس جد و جہد کا جو ایک احمدی کو احمدیت اور اسلام کی اشاعت کے لئے کرنی چاہیئے تحریک جدید نام ہے۔ اس کوشش اور سعی کا جو اسلامی شعار اور اسلامی اصول کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہماری جماعت کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ تحریک جدید نام ہے۔ اس جد و جہد کا جو اسلام اور احمدیت کے احیاء کے لئے ہر احمدی پر واجب ہے۔

حضور ایدہ اللہ الودود نے تحریک جدید کے بارہ میں فرمایا کہ

"یہ تحریک کسی خاص گروہ سے مختص نہیں۔ بلکہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اس میں حصہ لے جو احمدی اس تحریک میں حصہ نہیں لیگا۔ ہم اسے احمدیت اور اسلام میں کمزور سمجھیں گے۔ کیونکہ جس شخص کے دل میں یہ خواہش نہیں کہ اسلام کی خدمت اور احمدیت کی اشاعت کے لئے کچھ خرچ کرے۔ اس کا اسلام لانا یا احمدیت قبول کرنا محض بے کار ہے"

(خطبہ جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۵۳ء)

نیز ایصالِ ثواب کی خاطر اپنے مرحوم بزرگوں اور عزیزوں کی طرف سے بھی وعدہ جات لکھوائے جائیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مرحوم عزیزوں کی طرف سے بھی عطیہ جات عطاء فرما کر ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ قائم فرمایا ہے۔

آپ اپنی مساعی جمیلہ اور اس کے نتائج سے مرکز کو مطلع فرماتے رہیئے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دُعا

۱- خاکسار کی اہلیہ عرصہ سے بیمار رہے۔ احباب براہ کرم شفایابی کے لئے دُعا فرماویں۔

(محمد ابراہیم احمدی موضع سانگرہ۔ ضلع لاہور)

۲- خاکسار ۳۶ سال کے عرصہ سے متعدد عوارض میں مبتلا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ کو بھی مدت مدید سے مختلف تکلیف دہ عوارض لاحق ہیں۔ صحابۂ کرام۔ درویشان دعا فرماویں کہ شافی مطلق ہمیں شفاء عاجلہ و صحت کاملہ عطا کرے۔ (احقر سید مشتاق احمد سیکرٹری تبلیغ جماعت سمبلپور اڑیسہ بھارت)

۳- میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد امین صاحب ٹیچر ٹیکنیکل ہائی سکول بہاولپور چند روز سے بیمار رہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں۔

(محمد ہادی مونس۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور)

۴- میرے خسر مکرم ملک محمد شفیع صاحب۔ لائیبوری لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آج کل صحت زیادہ خراب ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے اُن کی کامل صحت یابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (محمود احمد سعید ربوہ)

۵- میری ہمشیرہ سارہ قدسیہ صاحبہ کو ضعف دل کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب صحت کے لئے دُعا کریں۔

(محمد اسمٰعیل خادم وکالت تبشیر ربوہ)

امریکہ اور پاکستان میں تعاون جاری رکھنے کی ضرورت اور واضح ہوگئی

صدر آئزن ہاور اور صدر ایوب کا مشترکہ اعلان

کراچی ۹ دسمبر۔ کل صدر آئزن ہاور اور صدر محمد ایوب خان کی تین گھنٹے کی بات چیت کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ صدر امریکہ کے دورے کی وجہ سے دونوں ملک ایک دوسرے کے زیادہ قریب آ گئے ہیں اور دونوں کی کوششوں میں تعاون کے پروگرام کو جاری رکھنے کی ضرورت اور واضح ہوگئی ہے۔

اعلان میں کہا گیا ہے کہ صدر پاکستان نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ پاکستان کو مضبوط اور طاقتور بنانے کے لئے گزشتہ ایک سال میں کیا کیا قدم اٹھایا گیا ہے انہوں نے بنیادی جمہوریتوں کے منصوبے کی تشریح کی اور بتایا کہ نئے آئین کی تدوین کے لئے کیا کچھ کیا جا رہا ہے صدر امریکہ نے کہا کہ پاکستان کی طرف سے جو دلیرانہ اقدام کیا جا رہا ہے۔ میری حکومت دلچسپی کے ساتھ اس کا مطالعہ کر رہی ہے اعلان میں کہا گیا ہے کہ دونوں صدروں کی گفت و شنید خلوص اور خیر سگالی کے ماحول میں ہوئی جس میں دنیا بھر سے تعلق رکھنے والے سیاسی موضوعات بالخصوص آزاد دنیا اور کمیونسٹ بلاک کے تعلقات زیر بحث لائے گئے۔ دونوں نے اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا کہ آزاد دنیا سے تعلق رکھنے والے ملکوں کو ایک دوسرے سے پورا تعاون کرنا چاہیئے۔

مشترکہ اعلان کا متن حسب ذیل ہے:-

آج آٹھ دسمبر کو صدر پاکستان اور صدر امریکہ نے اپنے مشیروں کی امداد سے باہمی دلچسپی کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ بات چیت خلوص کے ماحول میں ہوئی اور اس میں دونوں دوست ملکوں کے باہمی مسائل پر آزادانہ غور کیا گیا۔ انہوں نے دنیا کے تمام سیاسی امور اور مشرق اور مغرب کے بلاکوں کے تعلقات پر خاص طور پر گفت و شنید کی انہوں نے اس امر پر اتفاق کا اظہار کیا کہ آزاد دنیا سے تعلق رکھنے والے ملکوں کو باہمی حفاظت کے پیش نظر ایک دوسرے سے گہرا تعاون کرنا چاہیئے۔ دونوں صدروں نے اس علاقے کے ملکوں کے تعلقات پر بھی گفتگو کی اور ان کے اختلافات دور کرنے کی اہمیت پر بھی بحث کی دونوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اگر یہ اختلافات ختم ہو جائیں تو اس صورت میں بھی ان کی مشترکہ طاقت کو عالمی امن اور استحکام کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ان اختلافات کے رفع ہونے سے باہمی تعاون بڑھے گا دونوں نے پاکستان اور امریکہ کے ترقی پذیر تعلقات پر اطمینان کا اظہار کیا۔

وضاحت

آج شام وائٹ ہاؤس کے پریس آفیسر مسٹر جیمز ہیگرٹی اور وزارت اطلاعات و نشریات کے جائنٹ سیکرٹری بریگیڈیئر ایف آر خاں نے اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں دونوں صدروں کے مشترکہ اعلان کی وضاحت کی۔ پی پی اے کی اطلاع کے مطابق مسٹر ہیگرٹی نے کشمیر سے متعلق غیر ملکی اخبار نویسوں کے سوالات کی بوچھاڑ کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

صدر آئزن ہاور کشمیر میں رائے شماری کرانے کے لئے پنڈت نہرو پر زور نہیں دیں گے۔ آپ نے کہا صدر آئزن ہاور نے ان ملکوں کا دورہ اس لئے شروع نہیں کیا کہ وہ انہیں مشورہ دے سکیں کہ انہیں اپنے مسائل کس طرح حل کرنے چاہئیں۔ البتہ اگر پنڈت نہرو نے کشمیر کے بارے میں صدر امریکہ سے تبادلہ خیالات کرنا چاہا تو وہ بڑی خوشی سے بات چیت کریں گے۔ اے پی پی کی اطلاع کے مطابق مسٹر ہیگرٹی نے اس سوال کا جواب یوں دیا کہ ابھی مسٹر آئزن ہاور کو کل دہلی پہنچنا ہے۔ میں قبل از وقت اس سوال کا کیا جواب دے سکتا ہوں۔

مسٹر ہیگرٹی نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا صدر آئزن ہاور پاکستان اور بھارت کے لیڈروں کو یہ مشورہ دینا نہیں چاہتے کہ انہیں کشمیر کا مسئلہ کس طرح حل کرنا چاہئے۔ وہ بیچ بچاؤ کرنے والے کی حیثیت بھی اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ البتہ وہ دوستوں اور ساتھیوں سے عمومی مسائل پر بات چیت کر کے خوش ہوں گے۔ ایک اخبار نویس نے مسٹر ہیگرٹی سے پوچھا۔ آخر صدر آئزن ہاور ڈرتے کیوں ہیں۔ اور کیوں ایسے ملک کی حمایت نہیں کرتے جو ان کے خیال میں حق پر ہو؟ مسٹر ہیگرٹی نے جواب دیا۔ اگر کسی بین الاقوامی مسئلے کا حل منظور ہو تو سب سے پہلے متعلقہ فریقوں کو اسے حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ سوال کرنے والے نامہ نگار نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ہیگرٹی اصل سوال سے پہلو تہی کر رہے ہیں۔ مسٹر ہیگرٹی نے پھر کہا میں انحراف نہیں کر رہا میرا خیال ہے آپ بڑی سرخی کی تلاش میں ہیں اور میں آپ کے لئے بڑی سرخی کا مواد فراہم نہیں کر سکتا۔

ایک ریڈیو رپورٹر نے بریگیڈیئر ایف آر خاں سے سوال کیا کیا اس امر کی امید کی جا سکتی ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور اپنی مساعی جمیلہ سے کام لے کر کشمیر کے بارے میں پنڈت نہرو سے بات چیت کریں گے۔ آپ نے جواب دیا کہ مشترکہ اعلان میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ دونوں صدروں نے پاکستان اور اس کے ہمسایوں کے باہمی تعلقات پر تبادلہ خیالات کیا ہے۔ کوئی ملک کسی دوسرے ملک سے صرف اس لئے اس قسم کی بات چیت کرتا ہے۔ کہ اسے یہ توقع ہوتی ہے۔ کہ وہ صورت حالات کے تقاضے کے مطابق اپنی مساعی جمیلہ سے کام لے گا۔

بریگیڈیئر ایف آر خاں سے پوچھا گیا اگر امریکہ کی طرف سے پاکستان کے لئے کشمیر کے سلسلے میں کوئی امداد دی جائے تو کیا پاکستان اس کا خیر مقدم کریگا۔ آپ نے اس کا اثبات میں جواب دیا۔

مسٹر ہیگرٹی نے ایک اخبار نویس کو بتایا دونوں صدروں نے پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پر بھی غور کیا۔ مسٹر ہیگرٹی نے ایک سوال کے جواب میں کہا

....

.... مجھے یہ معلوم نہیں کہ مسٹر آئزن ہاور نے صدر ایوب کو امریکہ آنے کی دعوت دی ہے یا نہیں۔

جب مسٹر ہیگرٹی سے سنٹرل ٹریٹی آرگنائزیشن میں امریکہ کے شمول کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اس سلسلے میں امریکہ کی پوزیشن بالکل واضح ہے اور یہ دونوں صدروں نے اس موضوع پر بات چیت نہیں کی آپ نے کہا پاکستان کو اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد دینے کا سوال زیر غور لایا گیا تھا۔

کشمیر کے چالیس لاکھ محکوم و مجبور باشندے آپ کی حمایت کے طالب ہیں

صدر آئزن ہاور کے نام کشمیری لیڈروں کا تار!

راولپنڈی ۹ دسمبر مقبوضہ کشمیر کے دو ممتاز لیڈروں پیر ضیاء الدین اور مفتی ضیاء الحق نے جو پاکستان میں پناہ لے چکے ہیں۔ صدر آئزن ہاور کے نام ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں اہل کشمیر کو بھارت کی غلامی سے نجات دلانے کی اپیل کی گئی ہے۔ تار میں لکھا گیا ہے کہ کشمیر کے چالیس لاکھ باشندے جناب کو امن و آزادی کا ہیرو سمجھتے ہیں۔

اشتراکیت کے خلاف آپ کو آزاد دنیا کے نجات دہندہ سمجھتے ہیں۔ علاوہ بریں آپ چھوٹی قوموں کے محافظ اور ہمارے بہترین اور طاقتور دوست ہیں ازراہ کرم ہمیں بھارتی غلامی کے جوئے سے نکالئے اور اپنی قسمت اور اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیجئے مذہب ثقافت اور اقتصادی خوشحالی کے تحفظ اور بقا سے ہی ہمارے مستقبل کی تعمیر ہوگی۔

کشمیری لیڈروں نے آگے چل کر تار میں لکھا ہے ہمیں یقین ہے کہ آپ ہمیں مظلومی کی حالت سے بچانے کے لئے ہماری حمایت کا عزم کریں گے۔" اس تار میں مسئلہ کشمیر کے پس منظر کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ تار میں کہا گیا ہے کہ بھارت نے روس کی مدد سے کشمیر میں استصواب کرانے کی قرارداد کو حفاظتی کونسل میں مسترد کرا دیا تھا اور اس طرح اقوام متحدہ کے وقار کو شدید نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ اور اب بھارتی فوجیں کشمیریوں کے عزائم اور آزادی کو پامال کر رہی ہیں۔

یہ گھی کا ڈبہ کن صاحب کا ہے

مورخہ ۱۲/۵۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد از شام جو گاڑی سرگودھا سے ربوہ پہنچتی ہے اس گاڑی سے میں سرگودھا سے لائلپور آ رہا تھا۔ میرے والے ڈبہ میں ایک صاحب سفر کر رہے تھے وہ ربوہ میں اترے تھے۔ وہ اپنا سامان اتارتے وقت گھی کا ایک ڈبہ گاڑی میں بھول گئے۔ گاڑی وہاں سے روانہ ہونے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ یہ گھی غالباً ان کا ہے۔ میں نے اسٹیشن ربوہ پر ان کو آوازیں دیں لیکن وہ نہ سن سکے۔ میں وہ گھی اپنے ساتھ لائلپور لے آیا ہوں۔ وہ جن صاحب کا ہے (میں ان کو پہچانتا ہوں) مجھ سے آکر لے لیں۔

ظفر اللہ خان چیمہ مرکو کلاتھ ہاؤس ریل بازار لائلپور

لندن ۹ دسمبر۔ ہاکر سڈلے ترقی یافتہ ہوا باز گروپ کے شعبہ فلکیات کے سربراہ ڈاکٹر ڈبلیو ایف ہلٹن نے رسالہ "دی ڈائرکٹر" کے تازہ شمارے میں لکھا ہے کہ جہاں تک ایندھن اور آہنی سامان وغیرہ کا تعلق ہے ایک مسافر کو چاند سے واپسی کے سفر پر ۶۵ لاکھ روپے خرچ آئیں گے۔

نئی دہلی میں سفید شیر کی نمائش

بھوپال ۹ دسمبر۔ نئی دہلی میں اگلے ماہ ایک عالمی زرعی میلہ ہوگا۔ میلے کے موقع پر مدھیہ پردیش نے ایک نئی جدت کی ہے دیگر عجیب چیزوں کے علاوہ مدھیہ پردیش کے سٹال پر ایک جیتا جاگتا سفید شیر بھی موجود ہوگا۔ اس مادہ شیر کی عمر ۱۲ ماہ سے زیادہ نہیں۔ اسے مہاراجہ ریوا نے خاص طور پر پالا ہے۔ اطلاع کے مطابق یہ شیر اس لئے انوکھی چیز ہے کہ سفید شیروں کی نسل تقریباً ختم ہو چکی ہے اس قسم کے چند شیر ریوا کے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں لیکن مہاراجہ کے علاوہ اس جنگل میں کوئی شکاری شیروں کا شکار نہیں کھیل سکتا اور نہ کوئی شیر کے سفید بچے ریوا سے لے جا سکتا ہے۔

سفید شیروں کا ایک جوڑا ۱۹۵۸ء میں پکڑا گیا تھا۔ اور اس جوڑے کی مادہ نمائش کے لئے دہلی بھیجی جا رہی ہے۔ پچھلے دنوں ریوا کے جنگلوں میں ایک سفید شیر نظر آیا تھا جسے دہقانوں نے غلطی سے ہلاک کر دیا تھا چنانچہ مہاراجہ نے انہیں جرمانہ کر دیا۔

پنڈت نہرو غیر ملکی فوجی امداد حاصل کرنے کیلئے تیار ہو گئے

"ملک کی فوجی طاقت کو مستحکم بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جائیگی" (نہرو)

نئی دہلی ۱۰ دسمبر۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کل پارلیمنٹ کے ایوان بالا (راجیہ سبھا) میں کہا کہ چین کے بارے میں بھارت کو جو صورت حال درپیش ہے اس کا سامنا صرف طاقت سے ہی کیا جا سکتا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا ممکن ہے کہ بھارت کو بعض حالات میں غیر ملکی فوجی امداد بھی قبول کرنی پڑے۔

بھارت اور چین کے تعلقات پر دو روزہ بحث کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا کہ میں ملک کی فوجی طاقت کو مضبوط و مستحکم بنانے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھوں گا۔ فوجی طاقت اور جنگی ساز و سامان میں اضافہ کے ساتھ بنیادی بھاری صنعتوں کو بھی فروغ دیا جائیگا تاکہ ہم آئندہ ہر ناگہانی صورت حال سے مؤثر طور پر عہدہ برآ ہو سکیں۔

پنڈت نہرو نے متذکرہ اعلان صدر آئزن ہاور کی آمد سے صرف چند گھنٹے قبل کیا۔ یہ امر یقینی ہے کہ پنڈت نہرو چین کی توسیع پسندی روکنے کے سلسلے میں صدر آئزن ہاور سے "ہمالیہ کے دفاع" کے مسئلہ پر گفتگو کریں گے۔ کیونکہ بھارت میں عام ردعمل یہ ہے کہ اگر ہمالیہ کے شمال میں چین کی پیشقدمی روکی نہ گئی تو چینی فوجیں جنوب اور جنوب مشرقی ایشیا کے سارے ملکوں کو مغلوب کر لیں گی۔

پنڈت نہرو نے راجیہ سبھا میں کہا کہ اب یورپ کی بجائے ایشیا عالمی کشیدگی کا خطرناک مرکز بنتا جا رہا ہے۔ اور بھارت اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتا کہ ایشیا کی ایک بہت بڑی طاقت نے بڑے جنگجویانہ انداز میں ہماری سرحد پر نظریں جما رکھی ہیں۔ ان حالات میں بھارت کو اپنی فوجی طاقت مضبوط بنانی ہو گی۔

بھارت صدر آئزن ہاور کی اس مرحلہ پر آمد کا خاص طور پر خیر مقدم کرتا ہے۔ ہم اپنی سرحدی مشکلات کے باعث ان کا خیر مقدم نہیں کر رہے۔ وہ خیر مقدم کے مستحق ہیں کیونکہ وہ زبردست مشکلات کے باوجود دنیا میں قیام امن کے لئے کوشاں ہیں۔

تیسرا ٹسٹ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا

کراچی ۱۰ دسمبر۔ پاکستان اور آسٹریلیا کے درمیان تیسرا اور آخری ٹسٹ میچ ہار جیت کے فیصلے کے بغیر ختم ہو گیا ہے۔ — اور اگرچہ اس میچ میں بھی آخری دن تک فتح اور شکست غیر یقینی نظر آتی تھی۔ لیکن اس کا خاتمہ عام کھیل کی طرح غیر دلچسپ اور بے جان رہا۔

کل پاکستان نے میچ کے کچھ دیر بعد آٹھ وکٹوں کے عوض ۱۹۴ رنز بنا کر اپنی دوسری اننگز ختم کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ اس سکور میں ۱۰۱ رنز حنیف محمد کی تھیں جو آخر تک آؤٹ نہیں ہوئے۔ اس کے بعد آسٹریلیا کو میچ جیتنے کے لئے دو گھنٹے میں ۲۲۵ رنز بنانی تھیں۔ جو ان کے بس کی بات نہیں تھی اور نہ ہی آسٹریلوی کھلاڑیوں نے اس کی کوئی کوشش کی۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ۔ مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۹ء بوقت چار بجے شام سلمیٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم ماسٹر حمید احمد صاحب آف تعلیم الاسلام سکول ربوہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں بعض بزرگان سلسلہ، صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان تعلیم الاسلام سکول کے ممبران اسٹاف اور دیگر مقامی احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سلمیٰ بیگم کا نکاح مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مارچ ۱۹۵۹ء میں چوہدری رشید احمد صاحب سرور شاہد ابن مکرم چوہدری حاکم دین صاحب مرحوم کے ہمراہ پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ کا آغاز مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب اٹھوالوی نے کی۔ بعد ازاں مکرم حمید الدین انور صاحب نے درثمین میں سے نظم "محمود کی آمین" کے بعض اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ ازاں بعد مکرم محترم شاہ صاحب موصوف نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب جماعت بھی دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین۔

درخواست دعا

میری ہمشیرہ امۃ الرشید اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اسے جلد از جلد صحت عطا فرماوے۔

(خلیل احمد کارکن لنگر خانہ ربوہ)

بعدالت جناب محمد عبدالحکیم صاحب بہادر بی اے ایل ایل بی ڈپٹی کسٹوڈین جائداد متروکہ ضلع سرگودھا

مرزا ولد غلام محمد۔ باطی ولد ماہنہ خاں ولد ماہنہ۔ زیادہ ولد لالہ۔ گگلا ولد راجہ۔ سلطان ولد علی۔ عبداللہ ولد سلطان۔ مود ولد شیرا۔ صالحوں ولد صدیق یسلو۔ رحمان ولد رانجھ حیات۔ فتا یسلیم۔ لال میاں یسین۔ رحمان بوٹا۔ لالہ ولد مہدی۔ مظفر بہادر۔ خانوسار رحمان بوٹا۔ حیات۔ فضل احمد۔ مجتبیٰ مرزا۔ لالہ گلا۔ ماہلا۔ اقوام آوان (بدھوال) ساکنان بیرڈ باراں۔ تحصیل بھلوال۔ ضلع شاہپور (سابق) ...

بنام ٹولارام ولد رام جوایا قوم برہمن ساکنہ قصبہ بھیرہ حال تارک الوطن ہندوستان مسئول علیہم۔

مقدمہ نمبر ۱۰۸ آف ۱۹۵۹ء تصدیق آدھی تعدادی ۲۰۳۷ کنال

مقدمہ مندرجہ بالا میں ۱۲/۱/۵۹ تاریخ پیشی مقرر ہوئی ہے۔ جس میں غیر مسلم مسئول علیہم مسمی رلارام ولد رام جوایا تارک الوطن کو اطلاع دی جانی ضروری ہے۔ کیونکہ مسئول علیہم کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ اس وجہ سے بذریعہ اشتہار ہذا جاری کیا جاتا ہے کہ مسئول علیہ مذکور اصالتاً یا وکالتاً تاریخ مقررہ بوقت ۹ بجے دن حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے خلاف باضابطہ کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

تحریر ۸/۱۲/۵۹

دستخط حاکم ۔۔۔۔۔۔ مہر عدالت